



## سوال

(325) ہچا، دادی اور نانی کا حصہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک شخص فوت ہوا ہے اس کا ہچا، دادی اور نانی زندہ ہیں، اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں اس طرح کا ایک واقعہ بڑی تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت قبیسہ بن ذویب فرماتے ہیں: ایک دادی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر اپنی وراثت کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: ”تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے اور نہ ہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے تمہارے لیے کسی چیز کا علم ہے تم جاؤ میں لوگوں سے اس سلسلہ میں مشورہ کروں گا۔“ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو بھٹا حصہ دیا تھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی اس وقت تھا؟ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اس امر کی گواہی دی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے نافذ کر دیا پھر ایک دوسری جدہ (نانی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی وراثت کا سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے لیکن یہی بھٹا حصہ ہے، اگر تم جمع ہو جاؤ یعنی دادی کے ساتھ نانی بھی ہو تو یہی بھٹا حصہ تمہارے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور اگر تم میں سے کوئی اکیلی رہ جائے تو یہ حصہ اس کا ہے۔ [1] بھٹا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے ہچا کے لیے ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ شریعت کے مقررہ حصے ان کے حقداروں کو دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد رشتہ دار کو دے دیا جائے۔ [2] چونکہ میت کے ہچا کے علاوہ دوسرا کوئی رشتہ دار صورت مسؤلہ میں مذکور نہیں ہے لہذا دادی اور نانی کا بھٹا حصہ نکال کر باقی پانچ حصے ہچا کو ملیں گے۔ (واللہ اعلم)

[1] مسند امام احمد ص ۳۲۶، ج ۵۔

[2] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۶۔



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 295

محدث فتویٰ